سورة البقرة

آيات ١٧٧ - ١٨٢

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى
الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ
الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى
الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ
مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَكُمْ
فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ ۚۖ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؕ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ
بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ﴿۱۸۱﴾
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع

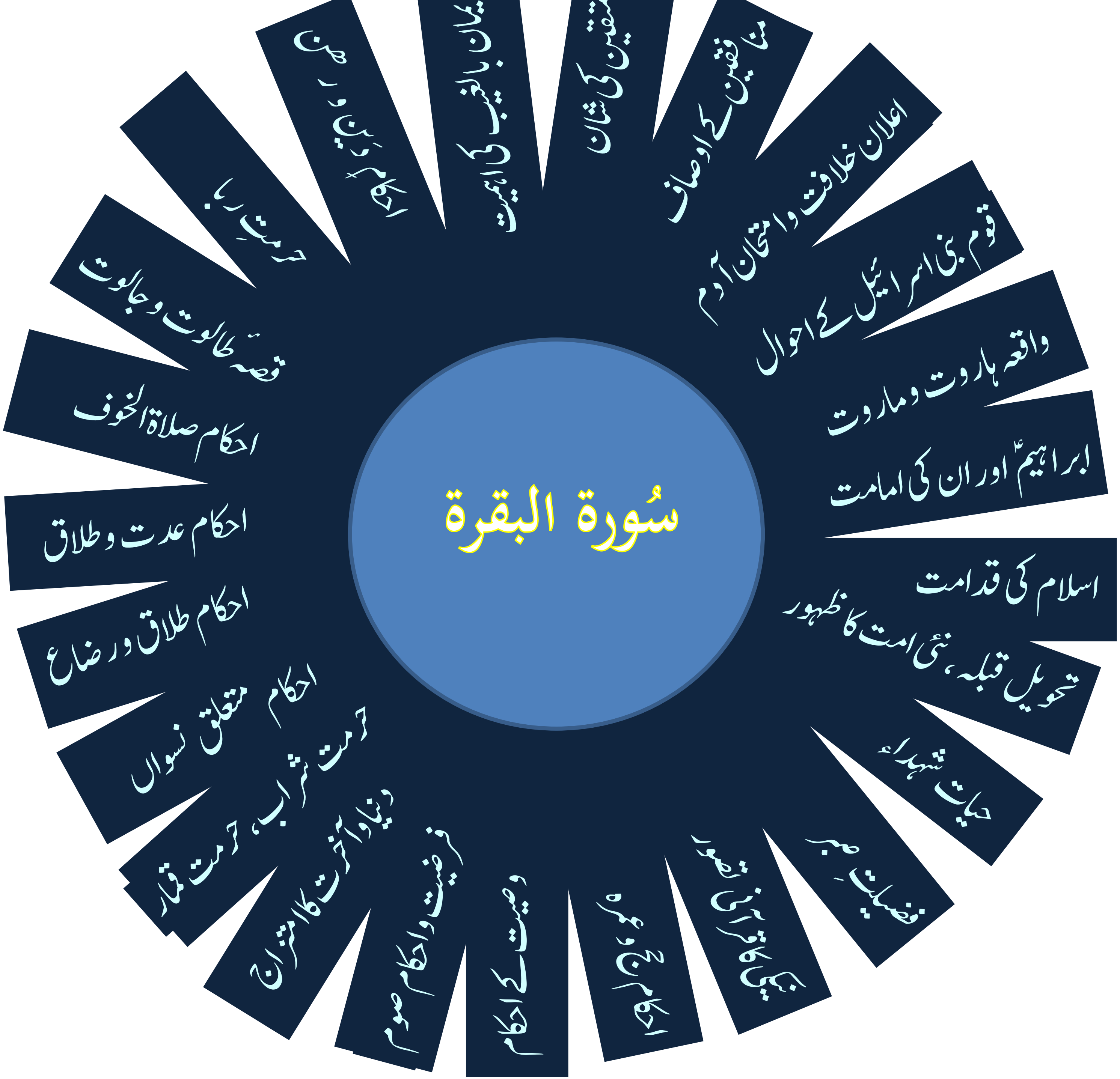
سُورة البقرة
ایمان بالغیب کی اہمیت
…قین کی شان
متقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا مرکزی ظہور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن

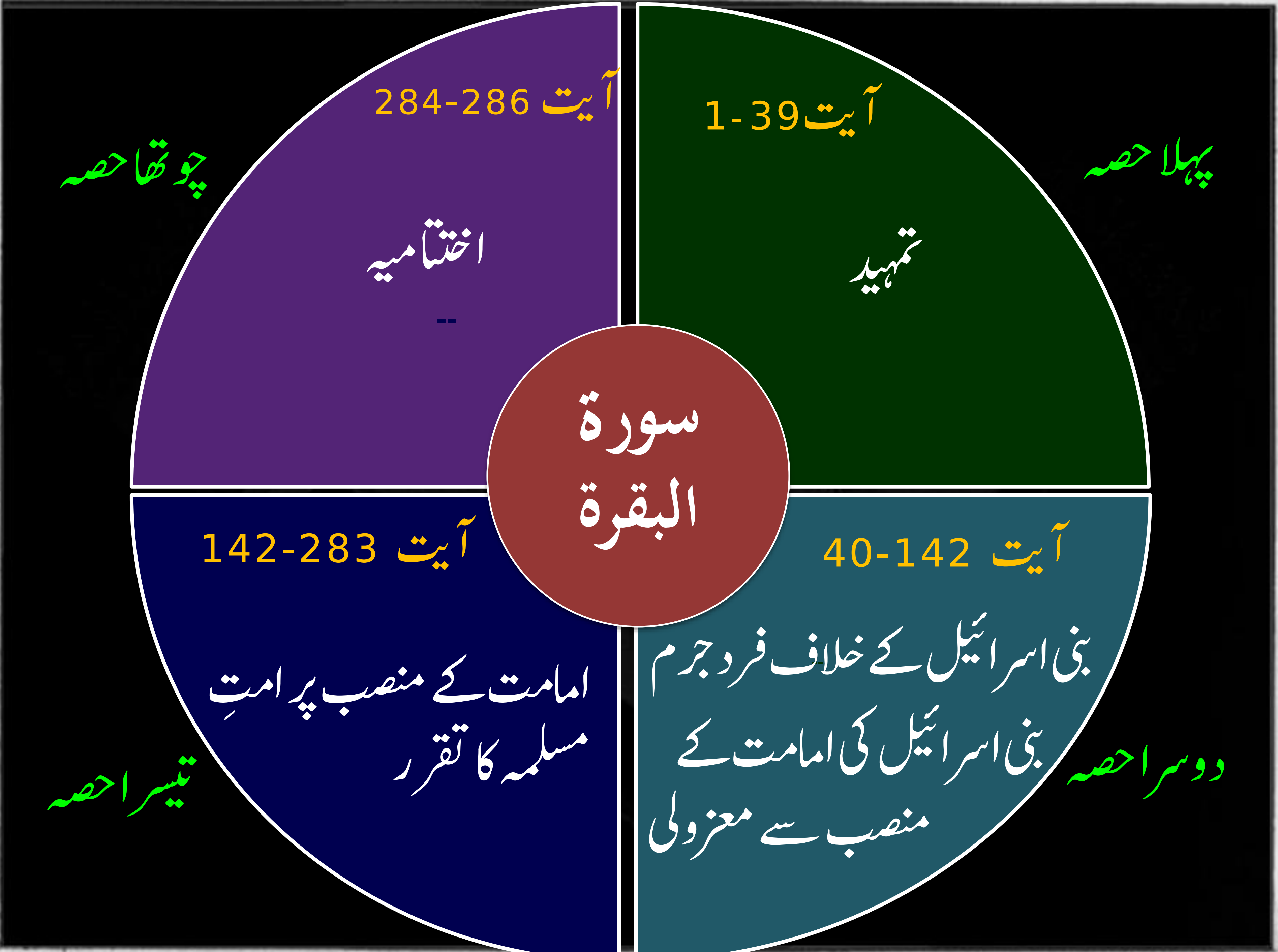

سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سر انجام دو

امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ

حلال و حرام کے احکام

جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ

جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ

نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید

نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام

مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..

معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ

بِرّ ۔ نیکی

اسکامادہ ب ر ر، یہ بحر کی ضد ہے

اس کے اصل معنی وسعت کے ہیں

لَيۡسَ الۡبِرَّ ۔ نیکی یہی نہیں ہے

اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ ۔ کہ تم پھیر لو اپنے چہروں کو

قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ ۔ مشرق اور مغرب کی طرف

وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ ۔ اور لیکن (بلکہ) نیکی

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ۔ اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ پر

وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۔ اور آخری دن پر

وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ ۔ اور فرشتوں پر

وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۔ اور کتاب پر اور نبیوں پر

وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ

وَ اٰتَی الۡمَالَ - اور (جس نے) دیا مال

عَلٰی حُبِّہٖ - اس کی محبت کے باوجود

ذَوِی الۡقُرۡبٰی - قرابت داروں کو

وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ - اور یتیموں کو اور مسکینوں کو

وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ - اور راستے کے بیٹے (مسافر) کو

وَ السَّآئِلِیۡنَ - اور مانگنے والوں کو

وَ فِی الرِّقَابِ - اور گردنوں (غلاموں کے آزاد کرانے) میں

وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ

وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ - اور (جس نے) قائم کیا نماز کو

وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ - اور (جس نے) پہنچایا زکوۃ کو

وَ الْمُوْفُوْنَ - اور (جو) پورا کرنے والے ہیں

بِعَهْدِهِمْ - اپنے عہد کو

اِذَا عٰهَدُوْا - جب بھی وہ (باہمی) عہد کریں

وَ الصّٰبِرِيْنَ - اور ثابت قدم رہنے والے

فِى الْبَاْسَآءِ - سختیوں میں

بَئِسَ يَبْأَسُ ، بُؤْسًا و بَأْسًا
سخت حاجتمند ہونا

بَأْسَاء (بَؤُس) تنگی / سختی (سبب جنگ ہو، بھوک ہو یا عذاب

بَأْسَاء معاشی تنگدستی، بدحالی یا لڑائی کی سختی کا نسبتاً طویل دور

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

وَالضَّرَّآءِ - اور تکالیف میں (ض ر ر) ضُرّ جسمانی تکلیف (بدحالی، بیماری، جسمانی عوارض)

ضَرَّآء تکالیف اور بدحالی کا دور (جان، مال، اولاد وغیرہ کا نقصان ہونا

وَحِيْنَ الْبَاْسِ - اور گھمسان کی جنگ کے وقت

حِيْنَ وقت (غیر معین)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

صَدَقُوْا - سچ کر دکھایا (نیکی کو)

وَاُولٰٓئِكَ - اور یہ لوگ

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ - ہی متقی ہیں

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَ
الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِيۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِيۡنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى
الزَّكٰوةَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيۡنَ
الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف،
بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب
اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے
داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر
اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور نیک وہ لوگ
ہیں کہ جب عہد کریں تو اُسے وفا کریں، اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و
باطل کی جنگ میں صبر کریں یہ ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ
الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى
الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ
الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

It is not righteousness that ye turn your faces Towards east or West; but it is righteousness- to believe in Allah and the Last Day, and the Angels, and the Book, and the Messengers; to spend of your substance, out of love for Him, for your kin, for orphans, for the needy, for the wayfarer, for those who ask, and for the ransom of slaves; to be steadfast in prayer, and practice regular charity; to fulfil the contracts which ye have made; and to be firm and patient, in pain (or suffering) and adversity, and throughout all periods of panic. Such are the people of truth, the Allah-fearing.

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ

آیت البر - البقرہ کی یہ آیت " آیۃ البر " کہلاتی ہے

- اپنے موضوع اور اس کی اہمیت کے اعتبار سے یہ قرآنِ مجید کی عظیم ترین آیات میں سے ہے
- اس کا موضوع - نیکی ہے، نیکی کی حقیقت کیا ہے ، اس کی جڑ بنیاد کیا ہے، اس کی روح کیا ہے ، اس کے مظاہر کیا ہیں ؟ ان مظاہر میں اہم ترین کون سے ہیں اور ثانوی حیثیت کن کی ہے ؟
- قرآن کے علم الاخلاق پر یہ آیت بھرپور انداز میں ایک بنیاد فراہم کرتی ہے گویا اخلاقیاتِ قرآنی (Quranic Ethics) پر یہ آیت ایک جڑ اور بنیاد ہے
- یہ آیت لوگوں کے نیکی کے خود ساختہ تصورات کو کھرچ کر نیکی کا قرآنی تصور قائم کرتی ہے
- نیکی کا یہ قرآنی تصور، ایک شعور ہے، کچھ اعمال ہیں، ایک طرز عمل ہے ، ایک تصور حیات ہے
- مذہب کی چند ظاہری رسموں کو ادا کر دینا اور صرف ضابطے کی خانہ پری کے طور پر چند مقرر مذہبی اعمال انجام دینا اور تقویٰ کی چند معروف شکلوں کا مظاہرہ کر دینا حقیقی نیکی نہیں ہے

سورۃ البقرہ کی آیت بِر

مَنْ عَمِلَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ ۔ (حدیث)

جس نے اس آیت پر عمل کیا اس نے ایمان مکمل کرلیا

" This is one of the noblest verses in the Quran…. Faith in God and benevolence towards man is clearly set forth as the essence of religion. It contains a compendium of doctrine to be believed as well as of precept to be practiced in life "

"یہ (آیت) قرآن کی بلند ترین آیتوں میں سے ہے۔ ذات باری پر ایمان، اور نوع انسانی کے ساتھ حسن سلوک، اس کو اس میں واضح طور پر مذہب کا جوہر اصلی بتایا گیا ہے۔ اس میں عقائد اور اعمال کا لب لباب آگیا"

E. M. Wherry's commentary on George Sale's Translation of the Quran

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ

نیکی کا تصور

- یہ آیت تحویل قبلہ کے احکام اور ان پر یہودیوں کے اعتراضات وجوابات کے ساتھ مربوط ہیں
- انسانوں کے ذہنوں میں نیکی کے مختلف تصوّرات ہوتے ہیں جو ان کے علم، ماحول اور زندگی کے طرزِ عمل سے پھوٹتے ہیں (نیکی کا یہ تصور انسان کی معنوی زندگی میں یہ ایک لازمی چیز ہے جس کے ذریعے سے وہ اپنے ضمیر کو مطمئن کرتا ہے)
- معاشرے کے مختلف طبقات کے نیکی کے تصورات کو ذہن میں رکھیں تو اس آیت میں نیکی کے ایک سطحی اور محدود تصور کی نفی کی گئ ہے اور پھر نیکی کا جامع اور ہمہ گیر تصور دیا گیا ہے
- **البِر** - یہ لفظ نہ صرف یہ کہ اس آیت کا اصل مفہوم اور عنوان ہے بلکہ اسلامی زندگی کی اگر کوئی غرض وغائیت مقرر کی جاسکتی ہے تو وہ یہی لفظ ہے۔
- عام تراجم میں اس لفظ کا ترجمہ "نیکی یا اطاعت" کیا گیا ہے لیکن اس لفظ کے مفہوم میں جتنی وسعت ہے کسی زبان میں بھی ایسا لفظ موجود نہیں جو اس کا حق ادا کرسکے اور معنٰی و مفہوم کی ساری وسعتوں کو سمیٹ سکے۔

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِکَةِ وَ الۡکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ

نیکی کا تصور

- بعض اہل علم نے اس کے ترجمے میں ایک ایسا لفظ اختیار کیا ہے جو کسی حد تک اس لفظ کی ترجمانی کر سکتا ہے اور وہ ہے " وفاداری یا Commitment " کیونکہ عربی لغت میں اس کا اصل مفہوم "کسی کے حق کو پورا کرنا ہے"
- حقوق کی ادائیگی اور حقوق کا ایفا اس لفظ کی اصل روح ہے۔ ان حقوق کے علاوہ ان حقوق کا ایفا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے، جو معاہدات، قول و قرار، حلف و وِلا، عقود اور قسموں سے پیدا ہوتے ہیں۔
- اس لفظ کی اس وسعت کی وجہ سے وہ ساری نیکیاں اس کے تحت جمع ہو جاتی ہیں، جو عدل یا احسان کے تحت آسکتی ہیں۔ بِر اور بار اس لفظ کے صیغے ہیں (برًّا بوالدیہ اس سعادت مند بیٹے کو کہیں گے جو اپنے ماں باپ کا فرماں بردار اور ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنے والا ہو)
- جتنے حقوق و واجبات ہیں اور جتنی نیکیاں اور بھلائیاں ہیں سب اس کے مفہوم میں شامل ہیں

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ

- اس آیت میں ایمان، اخلاق اور عمل کے لحاظ سے نیکیوں کے اہم ترین اصول چھ عنوانات میں

1. اللہ پر ایمان ہر نیکی کی اساس اور بنیاد۔ اللہ کے ایک ہونے اور اس کے ذات و صفات اور حقوق میں ہر طرح کے شرک سے پاک ہونے پر ایمان اور اس بات پر ایمان کہ اس کی اطاعت سب پر غالب اور اس کا دیا ہوا ضابطہ حیات سب سے بالا اور سب کے لیے لازم ہے
2. آخرت پر ایمان: یعنی اس بات کا یقین کہ مرنے کے بعد جی کر اٹھنا ہے، اپنے ہر قول و فعل کی اللہ کے سامنے جواب دہی کرنی ہے اور آخرت ہی کی کامیابی اصل کامیابی ہے، دنیا دار العمل اور مہلت عمل ہے اور آخرت دار الجزا اور تا ابد قرار گاہ ہے
3. فرشتوں پر ایمان: کہ فرشتے اللہ کی معصوم اور قدسی صفت مخلوق ہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے ہدایت لانے والے امین اور معتمد ہیں۔ قضاء وقدر کے فیصلوں کی تنفیذ انھیں کے واسطے سے ہوتی ہے۔ یہ اللہ اور پیغمبروں کے درمیان وحی لانے کے لیے واسطہ ہیں۔

ایمان ، اخلاق اور عمل کے لحاظ سے نیکیوں کے اہم ترین اصول چھ عنوانات میں

4. انبیاء ورسل پر ایمان۔ اللہ کی طرف سے مامور ہونے اور اس کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء یکساں احترام کے مستحق ہیں اور سب پر ایمان لانا اور اس سلسلے کی آخری کڑی محمد ﷺ پہ ایمان لانا کہ جس کی آمد نے کفر و شرک کی ظلمتوں کو نور ہدایت سے بدل دیا

روح دین (ایمان) کے بعد نیکی کے مظاہر میں سے مظہر اوّل انسانی ہمدردی ۔

5. اللہ کی محبت اور شوق میں اپنا مال ضرور تمندوں کو دینا اور انسانوں کو مصیبت سے چھڑانا

← ذوی القربیٰ

← یتیم

← مساکین

← مسافر

← سائلین اور قیدی

اگر یہ انسانی ہمدردی اور اس کے عملی مظاہر نہیں ہیں تو نیکی کا وجود نہیں ہے۔ عبادات کے انبار لگے ہوں مگر دل میں شقاوت ہو ، انسان کو حاجت میں دیکھ کر دل نہ پسیجے ، کسی کو تکلیف میں دیکھ کر تجوری کی طرف ہاتھ نہ بڑھے ، حالانکہ مال موجود ہو ، تو یہ طرز عمل دین کی روح سے بالکل خالی ہے

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ

حکمتِ دین کا ایک اہم نکتہ - نماز اور زکوۃ کا ذکر ایمان اور انسانی ہمدردی کے بعد آیا ہے

- اسلامی سیرت کا دارومدار ایمانیات کی پختگی پر۔ جب تک اللہ سے حقیقی تعلق پیدا نہیں ہوتا، اللہ کا خوف دل میں راسخ نہیں ہو جاتا، اللہ کی ذات و صفات کا استحضار نصیب نہیں ہوتا اور اللہ سے قلبی وابستگی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک انسانی فکر اور انسانی اعمال میں کبھی تطہیر نہیں ہو سکتی
- نماز - نیکی کی روحِ باطنی یعنی ایمان کی آبیاری اور اسے تروتازہ رکھنے والی چیز نماز ہے. اللہ سے تعلق، اس کی یاد، دل میں آخرت کی فکر، ان امور کی تذکیر اور یاددہانی کے لیے اوّلین، اہم ترین اور مقدم ترین شے نماز ہے. گویا ایک ستون ہے جو ایمان کو تروتازہ رکھنے کے لیے گاڑ دیا گیا ہے
- ایتائے مال کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اب یہاں زکواۃ کا علیحدہ ذکر کیا گیا ہے اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ - یقیناً مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے
- زکواۃ انفاق مال کے لیے دل سے مال کا لالچ اور طمع دُور کرتی ہے اور بنی نوعِ انسان کی ہمدردی کے ضمن مَیں جن مدّات کا ذکر پہلے آچکا ہے ان کے لیے دل کو کشادہ کرتی ہے

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ

معاہدوں کی پاسداری

- عقائد، عبادات، انسانی ہمدردی کے بعد انسانی معاملات بھی نیکی کے بریکٹ میں
- معاہدوں کی پاسداری معاشرے کی روح اور بقائے باہمی کی بنیاد ہے۔
- اس میں انسان کا اپنے رب سے عہد (عہدِ الست)، پھر شریعت کا عہد، اور پھر آپس کے عہد
- انسانی معاملات سارے کے سارے معاہدات کی شکل میں ہیں۔شادی بھی شوہر اور بیوی کے مابین ایک سماجی معاہدہ (social contract) ہے۔ شوہر کی بھی کچھ ذمہ داریاں اور فرائض ہیں اور بیوی کی بھی کچھ ذمہ داریاں اور فرائض ہیں، پھر آجر اور مستأجر کا جو باہمی تعلق ہے وہ بھی ایک معاہدہ ہے، ہمارا ریاستی اور سیاسی نظام بھی معاہدوں پر مبنی ہے
- ایفائے عہد کے اندر تمام چھوٹے بڑے حقوق و فرائض آجاتے ہیں خواہ وہ خلق سے متعلق ہوں یا خالق سے، خواہ وہ کسی تحریری معاہدہ سے وجود میں آتے ہوں یا کسی نسبت، تعلق، رشتہ داری اور قرابت سے- یہ برّ و تقویٰ کا ایک لازمی تقاضا ہے کہ ان تمام معاہدوں کے حقوق ادا کرنے والے بنیں۔

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ

صبر – نیکی کے اجزا میں سے

- اللہ کے حقوق ہوں یا مخلوق خدا کے , ان کی ادائیگی کبھی آسان نہیں ہوتی۔ان کے راستے میں ہزاروں رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ان رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ان حقوق کا ادا کرنا دینی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا، ملک وملت کی ضرورتوں کو پورا کرنا نہایت صبر آزما کام ہے
- یہ نیکی بدھ مت کے بھکشوؤں کی نیکی سے مختلف ہے۔یہ نیکی باطل کو چیلنج کرتی ہے۔یہ نیکی خانقاہوں تک محدود نہیں ہوتی' صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں رہتی' بلکہ اللہ کو جو نیکی مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ اب باطل کا سر کچلنے کے لیے میدان میں آؤ۔اور جب باطل کا سر کچلنے کے لیے میدان میں آؤ گے تو خود بھی تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی
- قرآن کی رو سے سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ حق کے غلبے کے لیے، صداقت، دیانت اور امانت کی بالادستی کے لیے جتنی آزمائشیں آئیں ان پر صبر کیا جائے

نیکی کے محدود تصور کے اثرات و نتائج

- نیکی کے محدود تصور کے اپنے برگ و بار اور ثمرات ہیں (خصوصاً مذہبی طبقے میں)
  - اسی کی بدولت یہ مچھر چھانتے ہیں اور سموچے اونٹ نگل جاتے ہیں
  - فقہی فروعات اور جزئیات اتنی اہم ہو گئی ہیں کہ انہی کی بنیاد پر من دیگرم تو دیگری اور اس سے بڑھ کر تکفیر کے فتوے عام ہیں
  - نماز کی قبولیت کا دارومدار رفع یدین کرنے یا نہ کرنے اور امام کے پیچھے الفاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے پہ قرار دے رکھا ہے
  - بیس یا آٹھ تراویح کا معاملہ دین و ایمان کا جزو لاینفک بنا رکھا ہے
  - معاشرے میں، ریاست میں اللہ کا دین نافذ نہیں ہے (اس کی پرواہ نہیں)
  - معاشرے میں سود کا چال چلن اور دور دورہ ہے کسی کی پیشانی پہ شکن تک نمودار نہیں ہوتی
  - یہ اس لیے کہ لوگوں نے نیکی کے مسخ شدہ (perverted) تصورات اپنا رکھے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

كُتِبَ عَلَيْكُمُ - فرض کیا گیا تم پر

قَصَّ يَقُصُّ بیان کرنا۔ پیروی (پیچھا) کرنا، تتبع کرنا

الْقِصَاصُ - بدلہ

مجرم کا اس طرح پیچھا کرنا کہ اس کو اس کے جرم کا بدلہ مل سکے

فِى الْقَتْلٰى - مقتولوں میں (یعنی مقتولوں کا)

قِصاص بدلہ (انسانی جوارح واعضاء کا)

قَتْلٰى قتیل کی جمع ہے اور قتیل "مقتول" کو کہتے ہیں

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ - آزاد (کا بدلہ) آزاد سے

حُرّ آزاد، یہ عبد (غلام) کا متضاد ہے

وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ - اور غلام کا غلام سے

وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى - اور عورت کا عورت سے

فَمَنۡ عُفِیَ لَهٗ مِنۡ اَخِیۡهِ شَیۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیۡهِ بِاِحۡسَانٍ ؕ

فَمَنۡ - پس جو

عُفِیَ لَهٗ - معاف کیا گیا

مِنۡ اَخِیۡهِ - اپنے بھائی کی طرف سے

شَیۡءٌ - کچھ بھی

فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ - تو پیروی کرنا ہے بھلے طریقے سے

وَ اَدَآءٌ - اور ادائیگی ہے

اِلَیۡهِ بِاِحۡسَانٍ - اس کی طرف خوبصورت انداز سے

ذٰلِكَ تَخۡفِيۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ رَحۡمَةٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۸﴾

تَخۡفِيۡف آسانی، کمی، رعایت

ذٰلِكَ تَخۡفِيۡفٌ - یہ آسانی ہے

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ - تمہارے رب (کی جانب) سے

وَ رَحۡمَةٌ - اور رحمت ہے

فَمَنِ اعۡتَدٰى - پس جو زیادتی کرے گا

بَعۡدَ ذٰلِكَ - اس کے بعد

فَلَهٗ - تو اس کے لیے ہے

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ - ایک دردناک عذاب

يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِصَاصُ فِى الۡقَتۡلٰى ؕ اَلۡحُرُّ بِالۡحُرِّ وَالۡعَبۡدُ
بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰى بِالۡاُنۡثٰى ؕ فَمَنۡ عُفِىَ لَهٗ مِنۡ اَخِيۡهِ شَىۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ
اَدَآءٌ اِلَيۡهِ بِاِحۡسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخۡفِيۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَرَحۡمَةٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے، اور عورت اِس جرم کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کے لیے تیار ہو، تو معروف طریقے کے مطابق خوں بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خوں بہا ادا کرے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے اس پر بھی جو زیادتی کرے، اس کے لیے دردناک سزا ہے

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ
وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

O ye who believe! the law of equality is prescribed to you in cases of murder: the free for the free, the slave for the slave, the woman for the woman. But if any remission is made by the brother of the slain, then grant any reasonable demand, and compensate him with handsome gratitude, this is a concession and a Mercy from your Lord. After this whoever exceeds the limits shall be in grave penalty.

وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

وَلَكُمْ - اور تمہارے لیے

فِى الْقِصَاصِ - قتل کے بدلے (قصاص) میں

حَيٰوةٌ - زندگی ہے

يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ - اے عقل والو

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ - شاید کہ تم تقوی کرو

عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے
اُمید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کروگے

In the Law of Equality there is (saving of) Life to you, o ye men of understanding; that ye may restrain yourselves.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الۡقِصَاصُ فِى الۡقَتۡلٰى ؕ اَلۡحُـرُّ بِالۡحُـرِّ وَالۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰى بِالۡاُنۡثٰىؕ

قصاص - کا لفظی معنی " مماثلت یا تَتَبُّع " کے ہیں، یہ خون کا بدلہ ہے یعنی قاتل کے ساتھ وہی کیا جائے جو اس نے مقتول کے ساتھ کیا ہے (یعنی اس کی جان لی جائے گی)

- حقیقی مساوات اور ہر سطح پر مساوات قصاص کی اصل روح ہے، کیونکہ مماثلت کا مساوات کے بغیر حق ادا نہیں ہوتا
- مقتول کے قصاص کو فرض قرار دیا گیا ہے لیکن اس کا مخاطب کون ہے ؟
- اگر اس کے مخاطب ورثا ہوں تو پھر ان پر قصاص لینا فرض اور قاتل یا ان کے خاندان سے کسی قسم کی مفاہمت کی اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
- لیکن یہ ہمیں معلوم ہے کہ اسلام نے مقتول کے وارثوں کو قاتل سے مفاہمت کی اجازت دی ہے۔ وہ چاہیں تو قاتل کو قصاص معاف کر دیں چاہیں تو دیت پر سمجھوتہ کر لیں
- اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خطاب وارثوں کو نہیں بلکہ مسلمان معاشرے یا ان کی نمائندہ حکومت کو ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِصَاصُ فِى الۡقَتۡلٰى ؕ اَلۡحُرُّ بِالۡحُـرِّ وَالۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰى بِالۡاُنۡثٰى ؕ

- ایک آدمی کا قتل حقیقت میں صرف مقتول کے وارثوں کا نقصان نہیں بلکہ پوری مسلمان سوسائٹی اور مسلمان معاشرے کا ہے کیونکہ مسلمان جسدِ واحد کی حیثیت رکھتے ہیں جسم کا اگر ایک عضو کٹ جائے یا ہاتھ کی ایک انگلی کٹ جائے تو یہ نقصان صرف ہاتھ کا ہی نہیں بلکہ پورے جسم کا ہے
- یہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے زیر تحفظ کسی غیر مسلم کی جان بھی جاتی ہے تب بھی پورے اسلامی معاشرے کو بے چین ہو جانا چاہیے کہ ایک آدمی کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے
- اسی لیے قرآن کریم ایک شخص کے قتل کو مقتول کے وارثوں کا نہیں انسانیت کا مسئلہ قرار دیتا ہے، اس لحاظ سے اس نقصان کی تلافی کے لیے بے قراری اور بے چینی صرف مقتول کے وارثوں کو نہیں بلکہ پورے مسلمان معاشرے، پوری انسانیت، اور اسلامی حکومت کو ہونی چاہیے
- اسلامی حکومت کی اس ذمہ داری میں قاتل کا کھوج لگانا، اس کی تحقیق و تفتیش کے لیے تمام وسائل بروئے کار لانا، قاتل اور اس کے پشت پناہوں پر پوری قوت سے ہاتھ ڈالنا، پھر عدالت میں اس معاملے کو لے جا کر فیصلے تک پہنچانا اور پھر فیصلے کو نافذ کرنا، سب شامل ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

- جس طریقے سے اسلام نے جاہلیت کے زمانے کے قصاص کے نام پر بدترین انتقام کی روش کی اصلاح کی، اسی طرح اس نے اس ضمن میں ایک اور جاہلی رویے کی اصلاح بھی کی ہے
- اسلام کے قوانین اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں جب کہ اس کے مقابلے میں دوسرے قوانین انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں جو سب کسی نہ کسی طرح افراط و تفریط پہ مبنی ہیں
- یہ دوسری اصلاح۔ قصاص کے معاملے میں ہی ہے، کہ بہت سے لوگ اس قصاص کو ایک نفرت انگیز چیز سمجھنے لگے ہیں اور دنیا کے متعدد ملکوں نے اسے بالکل منسوخ کر دیا ہے
- اسے اب ایک فلسفے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ کہ مجرموں سے جو جرم سرزد ہوتے ہیں وہ اصلاً جذباتی بے اعتدالی، عقلی عدم توازن اور ذہنی انتشار اور الجھاؤ کے نتیجہ میں صادر ہوتے ہیں اور یہ حالتیں آدمی کی بیماری کی حالتیں ہیں جن میں وہ اصلاح و تربیت اور علاج مستحق ہے نہ کہ سزا کا
- قرآن اسی پر اہل عقل کو مخاطب کرکے تنبیہ کرتا ہے کہ قصاص میں سوسائیٹی کی زندگی ہے
- جو سوسائٹی انسانی جان کا احترام نہ کرنے والوں کی جان کو محترم ٹھہراتی ہے، وہ دراصل اپنی آستین میں سانپ پالتی ہے۔ تم ایک قاتل کی جان بچا کر بہت سے بے گناہ انسانوں کی جانیں خطرے میں ڈالتے ہو

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَ ا ۚۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

كُتِبَ عَلَيْكُمْ - فرض کیا گیا تم پر

اِذَا حَضَرَ - جب حاضر ہو

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - تم میں سے کسی کے موت

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا - (اور) اگر اس نے چھوڑا کچھ مال

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ - وصیت کو والدین کے لیے

وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ - اور قرابت داروں کے لیے دستور کے مطابق

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ - حق (لازم) ہے پرہیزگاروں پر

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ؕ

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ
اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو، تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف
طریقے سے وصیت کرے یہ حق ہے متقی لوگوں پر

It is prescribed, when death approaches any of you, if he leave any goods that he make a bequest to parents and next of kin, according to reasonable usage; this is due from the Allah-fearing.

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَ ۨا ۖ ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

حرمت جان کے قانون کے بعد حرمت مال کے قانون کی طرف توجہ

- یہ ابتدائی حکم* اس زمانے کا جبکہ وراثت کی تقسیم کے لیے ابھی کوئی قانون مقرر نہیں ہوا تھا
- اس وقت ہر شخص پر لازم کیا گیا کہ وہ اپنے وارثوں کے حصے بذریعہ وصیت مقرر کر جائے تاکہ اس کے مرنے کے بعد نہ تو خاندان میں جھگڑے ہوں اور نہ کسی حق دار کی حق تلفی ہو
- بعد میں جب تقسیم وراثت کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود ایک ضابطہ بنادیا (جو آگے سورۃ نساء میں آیا ہے) تو نبی ﷺ نے احکام میراث کی توضیح میں حسب ذیل دو قاعدے بیان فرمائے
- ایک یہ کہ اب کوئی شخص کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں کر سکتا، یعنی جن کے حصے قرآن میں مقرر کردیے گئے ہیں، ان کے حصوں میں نہ تو وصیت کے ذریعے سے کوئی کمی یا بیشی کی جاسکتی ہے، نہ کسی وارث کو میراث سے محروم کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی وارث کو اس کے قانونی حصے کے علاوہ کوئی چیز بذریعہ وصیت دی جا سکتی ہے۔
- دوسرے یہ کہ وصیت کل جائداد کے صرف ایک تہائی حصے کی حد تک کی جا سکتی ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١٨١ۭ

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ - پھر جو بدل دے اس کو

بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ - اس کے بعد کہ جو اس نے سنا اس کو

فَاِنَّمَآ - تو صرف

اِثْمُهٗ - اس کا گناہ

عَلَى الَّذِيْنَ - ان لوگوں پر ہے جو

يُبَدِّلُوْنَهٗ - تبدیل کرتے ہیں اس کو

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - بیشک اللہ سننے والا جاننے والا

فَمَنۢ بَدَّلَهٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يُبَدِّلُوۡنَهٗ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ؕ‏ ﴿۱۸۱﴾

پھر جنہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اُسے بدل ڈالا، تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہوگا اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

If anyone changes the bequest after hearing it, the guilt shall be on those who make the change. For Allah hears and knows (All things).

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۸۲ۧ

(و ص ي)

أَوصَى يُوصِي ، إيصاءً (IV)

وصیت کرنا، حکم دینا، نصیحت کرنا

مُوصٍ۔(مفعول)، وصیت کرنیوالا

فَمَنْ خَافَ - پس جس کو خوف ہو

مِنْ مُّوْصٍ - کسی وصیت کرنے والے سے

جَنَفًا اَوْ اِثْمًا - جانبداری کا یا کسی گناہ کا

(ج ن ف) جَنِفَ يَجْنَفُ ، جَنَفًا۔ راستہ سے ہٹ جانا، فیصلے میں جانبداری کرنا

فَاَصْلَحَ - پھر اس نے درست کر دیا

بَيْنَهُمْ - ان کے درمیان

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ - تو کوئی گناہ نہیں ہے اس پر

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - یقیناً اللہ بے انتہا بخشنے والا ہے ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

البتہ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے نادانستہ یا قصداً حق تلفی کی ہے، اور پھر معاملے سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان وہ اصلاح کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے، اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

But if anyone fears partiality or wrong-doing on the part of the testator, and makes peace between (The parties concerned), there is no wrong in him: For Allah is Oft-forgiving, Most Merciful

محمد اقبال

فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَيۡنَهُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸۲﴾

وصیت کے اس پہلے حکم میں تبدیلی کی گنجائش

- اگر کسی کو یہ اندیشہ ہو اور دیانت داری کے ساتھ اس کی یہ رائے ہو کہ وصیت کرنے والے نے ٹھیک وصیت نہیں کی، بلکہ بے جا جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے یا کسی کی حق تلفی کرکے گناہ کمایا ہے تو
- اس طرح کے اندیشے کے بعد کسی نے ورثاء کو جمع کیا اور ان کے سامنے اس وصیت کی جانبداری پیش کی کی مرحوم کی وصیت تو یہ تھی، لیکن اس میں یہ زیادتی والی بات ہے، اگر تم لوگ متفق ہو جاؤ تو اس میں اتنی تبدیلی کردی جائے؟
- اس بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ایسی صورت میں پھر کچھ گناہ نہیں ہے یعنی ایسی بات نہیں ہے کہ اس وصیت کو ایسا تقدس حاصل ہو گیا کہ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، بلکہ باہمی مشورے سے اور اصلاح کے جذبے سے وصیت میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے